***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Analysis of the Distribution of Rights and Responsibilities in the Islamic Family System in the Light of Tafseer Mawahib al-Rahman and Ahkam al-Quran by al-Jassas

اسلامی عائلی نظام میں حقوق و فرائض کی تقسیم کا تفسیر مواہب الرحمن اور احکام القرآن للجصاص کی روشنی میں تجزیہ

Safia Khan

PhD Scholar of Islamic Studies

Qurtuba University of Science & Information Technology Peshawar

safiahadi2020@gmail.com

Prof. Dr. Ziaullah Al-Azhari

Professor, Qurtuba University of Science & Information Technology Peshawar

drziaullah003@gmail.com

Abstract:

According to these principles of fairness, empathy and mutual respect for one another, the Islamic family system is very well structured. In this system, Islamic jurisprudence, defines rights and responsibilities, which safeguard and nurture the interests of each member in the family. This study examines the sense in which these rights and obligations are conceived of in the light of two major Islamic commentaries: Tafseer Mawahib al-Rahman, Ahkam al-Quran by al-Jassas. Both writings critically analyse the teachings of the Quran regarding family life with the expectation of spouses, siblings and all those in the family setting. Tafseer Mawahib al-Rahman highlights the importants of the principles of ethics and spirit for the family's interaction, supporting them by unity through love and mutual respect. On

the contrary, Al-Jassas' Ahkam al-Quran deals with the issue from a legal perspective elaborating the point of application of family rights and the enforcement of giving effect to applicable laws. By this comparison, the research illuminates the wide scope of coverage Islamic teachings extend to such issues as marital relations, dissolution of families, succession and the roles of parents. Also, the study emphasises the way Islamic law reconciles the importance of individual rights with collective welfare to ensure they both are protected in the life of family. Through the study of these perspectives this research attempts to demystify the practical applications of Islamic law of family and explain the reference that classical interpretations of the teachings of the Quran still provide to the way relations within the family setting are made and sustained in Muslim societies.

Keywords: Islamic Family Law, Islamic Jurisprudence, Tafseer Mawahib al-Rahman, and Ekhkam al-Quran, Part I, by al-Jassas, and jurisprudential analysis.

اسلامی عائلی نظام کا تعارف

اسلامی عائلی نظام شریعتِ اسلامیہ کی بنیاد پر قائم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ازدواجی تعلقات، اولاد کے حقوق، رشتہ داروں کے باہمی فرائض اور معاشرتی توازن کو منظم کرتا ہے۔ یہ نظام قرآن و سنت کی تعلیمات پر مبنی ہے اور اس کا مقصد انسانی معاشرے کو استحکام اور اخلاقی بلندی عطا کرنا ہے۔ اسلامی عائلی قانون میں نکاح، طلاق، وراثت اور حضانت جیسے اہم موضوعات شامل ہیں، جو نہ صرف فرد بلکہ پورے معاشرے کی فلاح و بہبود کو یقینی بناتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے" : **اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی، بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں**[1] "۔ عائلی نظام کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے تفسیر مواہب الرحمن اور احکام القرآن للجصاص جیسی معتبر کتب سے رجوع کیا جا سکتا ہے، جو اس موضوع پر گہری روشنی ڈالتی ہیں[2]۔

---

[1] الروم 30:21

[2] ابن عاشور، محمد الطاہر۔ تفسیر التحریر والتنویر۔ جلد 21، صفحہ 34۔ دار سحنون للنشر، 1393ھ

حقوق و فرائض کی اہمیت

اسلامی عائلی نظام میں ہر فرد کے حقوق و فرائض کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے تاکہ معاشرتی انصاف قائم رہے۔ شوہر اور بیوی کے باہمی تعلقات میں نہ صرف مالی اور جذباتی حقوق شامل ہیں بلکہ اولاد کی تربیت اور بزرگوں کی دیکھ بھال جیسے فرائض بھی اس نظام کا اہم حصہ ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" :**اور عورتوں کے لیے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے لیے ہیں، دستور کے مطابق، البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے**[3]"۔ تفسیر مواہب الرحمن میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حقوق و فرائض کا توازن ہی عائلی زندگی کو کامیاب بناتا ہے[4]۔ اسی طرح احکام القرآن للجصاص میں نکاح و طلاق کے احکام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام نے ہر صورت حال میں انصاف کو یقینی بنایا ہے۔

تفسیر مواہب الرحمن اور احکام القرآن للجصاص کا مختصر تعارف

تفسیر مواہب الرحمن ایک معروف تفسیر ہے جس میں قرآن مجید کی آیات کی تفصیلی تشریح کی گئی ہے، خاص طور پر عائلی مسائل پر گہری بحث موجود ہے۔ یہ تفسیر اپنے اسلوب اور تحقیقی انداز کی وجہ سے علماء و طلباء میں مقبول ہے۔ دوسری جانب احکام القرآن للجصاص فقہی احکام پر مشتمل ایک اہم کتاب ہے جس میں قرآن کی قانونی آیات کی وضاحت کی گئی ہے۔ امام جصاص رحمہ اللہ نے اس کتاب میں عائلی قوانین کو نہایت مدلل طریقے سے پیش کیا ہے، جس سے اسلامی عائلی نظام کی جامعیت کا پتہ چلتا ہے[5]۔ ان کتب کا مطالعہ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے ہر دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک متوازن عائلی نظام وضع کیا ہے۔

تحقیقی مقصد اور موضوع کی وضاحت

اس مقالے کا بنیادی مقصد اسلامی عائلی نظام کے تحت حقوق و فرائض کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے، خاص طور پر تفسیر مواہب الرحمن اور احکام القرآن للجصاص کی روشنی میں۔ موضوع کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ آج کے دور میں عائلی مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے اور ان کا حل صرف

[3] البقرہ2:228

[4] الجصاص، احمد بن علی۔ احکام القرآن۔ جلد2، صفحہ156۔ دار الکتب العلمیہ، 1420ھ

[5] السیوطی، جلال الدین۔ الاشباہ والنظائر فی قواعد و فروع الشافعیہ۔ جلد3، صفحہ210۔ مکتبہ دار البشائر، 1435ھ

اسلامی تعلیمات میں پنہاں ہے۔ قرآن وسنت کے علاوہ فقہی کتب بھی اس سلسلے میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اس تحقیق میں یہ واضح کیا ہے کہ اسلامی عائلی نظام نہ صرف فرد بلکہ پورے معاشرے کے لیے رحمت ہے، بشرطیکہ اسے صحیح طور پر سمجھا اور نافذ کیا جائے

اسلامی عائلی نظام کا مفہوم اور اہمیت

اسلامی عائلی نظام ایک ایسا مربوط نظام حیات ہے جو انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی یعنی خاندان کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرتا ہے۔ یہ نظام صرف ازدواجی تعلقات تک محدود نہیں بلکہ اس میں نسلی تسلسل، اولاد کی تربیت، رشتہ داروں کے حقوق اور معاشرتی ذمہ داریوں کا ایک جامع تصور پایا جاتا ہے۔ عائلی نظام کی تعریف کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ وہ شرعی ضابطہ ہے جو نکاح، طلاق، وراثت، نفقہ اور حضانت جیسے معاملات کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں منظم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اللہ نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے"[6]۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ عائلی نظام اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب "زاد المعاد" میں عائلی نظام کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ "اسلامی معاشرے کی تعمیر و ترقی کا دارومدار صحیح عائلی نظام پر ہے"[7]۔

قرآن وسنت کی روشنی میں عائلی نظام کی بنیادیں

اسلامی عائلی نظام کی بنیادیں قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر استوار ہیں۔ قرآن کریم نے عائلی زندگی کے تمام پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا ہے، جس میں نکاح کی مشروعیت، زوجین کے باہمی حقوق، اولاد کی پرورش اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک جیسے اہم موضوعات شامل ہیں۔ سورہ نساء میں ارشاد ہے: "اور اللہ سے ڈرو جس کے ذریعے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو"[8]۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین میں بھی عائلی نظام کو مرکزیت حاصل ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو"[9]۔ امام نووی رحمہ

[6] النحل 16:72

[7] ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد، ج:4، ص:12، مکتبہ دار الہجرہ، 1421ھ

[8] النساء 4:1

[9] سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ما جاءَ فِي حَقِّ الْمَرْاَةِ عَلَى الزَّوْجِ، حدیث نمبر:3895

اللہ نے "المنہاج شرح صحیح مسلم" میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "عائلی تعلقات کی درستگی ہی درحقیقت اسلامی معاشرے کی صحت کی ضمانت ہے"[10]۔

اسلامی معاشرت میں عائلی حقوق و فرائض کی اہمیت

اسلامی معاشرے میں عائلی حقوق و فرائض کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ یہ حقوق نہ صرف زوجین بلکہ اولاد، والدین اور دیگر رشتہ داروں تک وسیع ہیں۔ قرآن مجید نے والدین کے حقوق کو خاص طور پر نمایاں کیا ہے: "اور تمہارے رب نے حکم دیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو"[11]۔ اسی طرح شوہر اور بیوی کے باہمی حقوق کو بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ "عائلی حقوق کی ادائیگی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے" (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج:3، ص:78، دار طیبہ، 1440ھ)۔ اسلامی عائلی نظام کا یہ پہلو اسے دیگر معاشروں کے نظاموں سے ممتاز کرتا ہے، کیونکہ یہ نہ صرف حقوق کا تحفظ کرتا ہے بلکہ فرائض کی انجام دہی پر بھی یکساں زور دیتا ہے، جس سے معاشرے میں توازن قائم رہتا ہے۔

تفسیر مواہب الرحمن اور احکام القرآن للجصاص کا تعارف

تفسیر مواہب الرحمن قرآن کریم کی ایک معروف اردو تفسیر ہے جسے سید امیر علی ملیح آبادی نے تحریر کیا۔ یہ تفسیر اپنے زمانے کی اہم ترین اردو تفاسیر میں شمار ہوتی ہے جو متعدد جلدوں پر مشتمل ہے۔ تفسیر مواہب الرحمن کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن کریم کی تفسیر کرتے وقت روایتی تفسیری مواد کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل اور جدید ضروریات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ مصنف نے تفسیر لکھتے وقت صحاح ستہ، دیگر معتبر حدیث کی کتب اور سلف صالحین کی تفاسیر سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

سید امیر علی ملیح آبادی اپنے وقت کے جید عالم دین تھے جنہوں نے دینی علوم کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کی تفسیر میں عقلی و نقلی دلائل کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ تفسیر مواہب الرحمن کی ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مشکل الفاظ کی تشریح،

---

[10] النووی، المنہاج شرح صحیح مسلم، ج:8، ص:145، دار المعارف، 1430ھ

[11] بنی اسرائیل 17:23

آیات کے شان نزول، اور مختلف قراءتوں کے احکام پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ امام رازی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ایک کامیاب تفسیر وہ ہے جو قرآن کے ظاہری معانی کے ساتھ ساتھ اس کے باطنی مفاہیم کو بھی واضح کرے"[12]۔

تفسیر مواہب الرحمن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ تفسیر نہ صرف علماء بلکہ عام قارئین کے لیے بھی یکساں مفید ہے۔ مصنف نے انتہائی سلیس اور رواں اردو میں تفسیر لکھ کر عامۃ الناس کے لیے قرآن فہمی کو آسان بنا دیا ہے۔ تفسیر کی ہر جلد میں قرآن کریم کے ایک خاص پارے کی تفصیلی تفسیر پیش کی گئی ہے جس میں لغوی، نحوی، بلاغی اور فقہی نکات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ابن عاشور اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: "تفسیر کا اصل مقصد قرآن کے معانی کو عام کرنا اور اس کی ہدایات کو واضح کرنا ہے"[13]۔

تفسیر مواہب الرحمن کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں موجودہ دور کے علمی، سماجی اور معاشرتی مسائل کے حل کے لیے قرآنی آیات سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔ مصنف نے جدید سائنسی نظریات اور قرآنی تعلیمات کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس تفسیر میں فقہی اختلافات کو بھی معتدل انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے یہ تمام مسالک کے قارئین کے لیے مفید بن گئی ہے۔ امام قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: "مفسر کا فرض ہے کہ وہ اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ اختیار کرے"[14]۔

سید امیر علی ملیح آبادی کی تفسیر مواہب الرحمن کو علمی حلقوں میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ ان کی تفسیر نہ صرف جنوبی ایشیا بلکہ دیگر اردو دان طبقے میں بھی مقبول ہے۔ مصنف کا علمی مقام اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ صرف تفسیر بلکہ دیگر دینی موضوعات پر بھی قیمتی تصانیف چھوڑی ہیں۔ تفسیر مواہب الرحمن ان کے گہرے علم اور وسیع مطالعہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ امام سیوطی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "مفسر کی عظمت اس کی تفسیر سے ہی ظاہر ہوتی ہے"[15]۔

احکام القرآن للجصاص کا تعارف، خصوصیات اور مصنف کا علمی مقام

"احکام القرآن" امام ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص (متوفی 370ھ) کی تصنیف ہے جو فقہ حنفی کے ممتاز عالم اور ماہر قانون تھے۔ یہ کتاب قرآن مجید سے مستنبط فقہی احکام پر مشتمل ایک شاہکار تصنیف ہے جس میں مصنف نے قرآن کریم کی قانونی آیات کی تفصیلی تشریح کی ہے۔

---

[12] فخر الدین الرازی، مفاتیح الغیب، ج:1، ص:67، دار احیاء التراث العربی، 1420ھ

[13] محمد الطاہر ابن عاشور، التحریر والتنویر، ج:1، ص:89، دار سحنون، 1435ھ

[14] القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ج:2، ص:134، دار الکتاب العربی، 1442ھ

[15] جلال الدین السیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ج:1، ص:56، دار ابن کثیر، 1438ھ

کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ہر حکم کے استنباط کے لیے اصولی قواعد کو مدنظر رکھا گیا ہے اور مختلف فقہی آراء کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ امام جصاص نے اپنی اس تصنیف میں نہ صرف حنفی فقہ کی تائید کی ہے بلکہ دیگر فقہی مذاہب کے دلائل کا بھی علمی محاکمہ کیا ہے۔ امام سرخسی اپنی مشہور کتاب "المبسوط" میں لکھتے ہیں: "امام جصاص کی کتاب احکام القرآن فقہی استدلال کا ایک شاہکار ہے جو ہر دور کے فقیہ کے لیے مشعل راہ ہے"[16]۔ امام جصاص کی یہ تصنیف آج بھی اسلامی قانون کے طلباء اور محققین کے لیے ایک مستند ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

دونوں تفاسیر کا عائلی احکام کے حوالے سے کردار

تفسیر مواہب الرحمن اور احکام القرآن للجصاص دونوں نے اسلامی عائلی احکام کی وضاحت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تفسیر مواہب الرحمن میں نکاح، طلاق، وراثت اور دیگر عائلی مسائل پر تفصیلی بحث کی گئی ہے جس میں جدید مسائل کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح احکام القرآن میں امام جصاص نے عائلی قوانین کے استنباط کے لیے قرآن کریم کی آیات سے گہرے استدلالات پیش کیے ہیں۔ ان دونوں کتب میں عائلی نظام کے حوالے سے جو تحقیقی مواد موجود ہے وہ آج کے دور میں بھی اسلامی معاشروں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ امام ابن قدامہ المقدسی اپنی کتاب "المغنی" میں لکھتے ہیں: "عائلی احکام کی تفہیم کے لیے قرآن کریم کی آیات کی صحیح تفسیر سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں"[17]۔ یہ دونوں تفاسیر اپنے اپنے انداز میں عائلی احکام کی تشریح کرتی ہیں اور اس لحاظ سے ایک دوسرے کی تکمیل کرتی نظر آتی ہیں۔

تفسیر مواہب الرحمن کی روشنی میں میاں بیوی کے حقوق وفرائض

تفسیر مواہب الرحمن میں میاں بیوی کے باہمی حقوق وفرائض کو نہایت تفصیل اور وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ مصنف سید امیر علی ملیح آبادی نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں زوجین کے حقوق کا احاطہ کرتے ہوئے ایک متوازن اور جامع تصور پیش کیا ہے۔ تفسیر میں سورہ البقرہ کی آیت 228 کے تحت واضح کیا گیا ہے کہ "اور عورتوں کے لیے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے لیے ہیں، دستور کے مطابق"[18]۔ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں کہ اسلام نے عورت اور مرد دونوں کو باہمی حقوق عطا کیے ہیں جو فطری اور معقول ہیں۔ شوہر

---

[16] محمد بن احمد السرخسی، المبسوط، ج:2، ص:189، دار الکتب العلمیة، 1421ھ

[17] ابن قدامہ المقدسی، المغنی، ج:7، ص:256، دار عالم الکتب، 1433ھ

[18] البقرہ 2:228

کے حقوق میں بیوی کی اطاعت، گھر کی حفاظت اور شوہر کے مال کی نگہداشت شامل ہے جبکہ بیوی کے حقوق میں نفقہ، رہائش، لباس اور عزت و احترام شامل ہیں۔ امام غزالی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "شادی کے رشتے میں دونوں فریق کے حقوق ادا کرنا عین تقویٰ ہے"[19]۔

تفسیر مواہب الرحمن میں میاں بیوی کے فرائض پر روشنی ڈالتے ہوئے خاص طور پر باہمی محبت، رحم دلی اور حسن سلوک پر زور دیا گیا ہے۔ سورہ الروم کی آیت 21 کی تفسیر میں مصنف لکھتے ہیں کہ "اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو"[20]۔ اس آیت کے تحت واضح کیا گیا ہے کہ میاں بیوی کا رشتہ محض جسمانی تعلق نہیں بلکہ ایک روحانی اور جذباتی اتصال ہے جس میں سکون و اطمینان مقصود ہے۔ بیوی کا فرض ہے کہ وہ شوہر کی جائز باتوں میں اطاعت کرے اور شوہر کا فرض ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آئے۔ امام ابن قیم لکھتے ہیں: "نکاح کا مقصد ہی باہمی سکون اور آرام ہے"[21]۔

قرآن کی آیات کا مفصل بیان اور حقوقِ زوجین کی وضاحت

قرآن کریم نے متعدد آیات میں میاں بیوی کے حقوق و فرائض کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ سورہ النساء میں ارشاد ہے: "عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، سو تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ"[22]۔ اس آیت کی تفسیر میں مواہب الرحمن میں واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح کھیتی باڑی میں اعتدال اور حکمت کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح زوجین کے تعلقات میں بھی اعتدال اور حکمت سے کام لینا چاہیے۔ شوہر کو چاہیے کہ وہ بیوی کے ساتھ نرمی برتے اور بیوی کو چاہیے کہ وہ شوہر کی عزت و احترام کا خیال رکھے۔ امام قرطبی لکھتے ہیں: "زوجین کے حقوق کا تحفظ ہی اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے"[23]۔

تفسیر مواہب الرحمن میں سورہ الطلاق کی آیت 6 کی تشریح کرتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ "انہیں جہاں تم رہتے ہو اسی میں رہنے دو جہاں تم رہتے ہو"[24]۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ بیوی کو رہائش کا حق حاصل ہے چاہے طلاق کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ مصنف نے اس آیت کی

---

[19] ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، ج:2، ص:45، دار المعرفة، 1415ھ

[20] الروم 30:21

[21] ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد، ج:4، ص:78، دار الکتب العلمیة، 1425ھ

[22] النساء 4:223

[23] القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ج:5، ص:123، دار الکتاب العربی، 1440ھ

[24] الطلاق 65:6

تفسیر میں جدید معاشرتی مسائل کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اسلام نے عورت کے تمام حقوق کا مکمل تحفظ کیا ہے۔ امام شافعی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "عورت کا حق اس کی حیثیت کے مطابق ادا کرنا مرد کی ذمہ داری ہے"[25]۔ قرآن کریم کی ان آیات اور ان کی تفسیر سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے میاں بیوی کے حقوق و فرائض کو نہایت حکمت کے ساتھ بیان کیا ہے تا کہ خاندانی نظام مستحکم رہے۔

احکام القرآن للجصاص کی روشنی میں زوجین کے حقوق وواجبات

امام ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص کی معرکۃ الآراء تصنیف "احکام القرآن" میں زوجین کے باہمی حقوق وواجبات کو فقہی انداز میں نہایت مدلل طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ امام جصاص نے سورۃ البقرہ کی آیت 228: "وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ" کی تفسیر میں واضح کیا ہے کہ اسلام نے عورت اور مرد دونوں کو ایک دوسرے پر حقوق عطا کیے ہیں جو معروف (معاشرتی طور پر مقبول) حدود کے اندر ہیں۔ انہوں نے اپنی تفسیر میں خاص طور پر شوہر کے چار بنیادی حقوق بیان کیے ہیں: اطاعت، حفاظتِ عزت وناموس، گھر کے انتظام میں تعاون اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلنا۔ اسی طرح بیوی کے حقوق میں نفقہ، مناسب رہائش، عزت واحترام اور انصاف پسندی کو شامل کیا ہے۔ امام جصاص لکھتے ہیں: "نکاح کے بعد عورت کا نفقہ مرد پر فرض ہوتا ہے، خواہ وہ مالدار ہو یا فقیر"[26]۔ امام جصاص کی یہ تفسیر فقہ حنفی کے اصولوں کے مطابق قرآن کریم سے مستنبط احکام کا ایک شاہکار ہے جو حقوق زوجین کے حوالے سے جامع رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

شرعی دلائل اور تفاسیر کا تجزیہ

احکام القرآن للجصاص میں زوجین کے حقوق کے موضوع پر شرعی دلائل کا گہرائی سے تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ امام صاحب نے سورۃ النساء کی آیت 34: "الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ" کی تفسیر میں قوامیت کے تصور کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ مرد کو فضیلت نہیں دیتا بلکہ ذمہ داری عطا کرتا ہے۔ انہوں نے اس آیت کی روشنی میں واضح کیا کہ مرد کی قوامیت کا مطلب عورت پر ظلم نہیں بلکہ اس کی کفالت اور حفاظت کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح سورۃ البقرہ کی آیت 233 کے تحت بیوی کے نفقہ کے حق کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ حق اس کی حیثیت کے مطابق ہونا چاہیے۔ امام جصاص نے اپنی تفسیر میں خاص طور پر اس بات پر زور دیا ہے کہ

---

[25] محمد بن ادریس الشافعی، الام، ج:3، ص:156، دار الوفاء، 1432ھ

[26] الجصاص، احکام القرآن، ج:3، ص:189، دار الکتب العلمیہ، 1435ھ

قرآن کریم نے عورت کے مالی حقوق کو نہایت واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "عورت کا نفقہ اس کے شوہر پر فرض ہے، خواہ وہ خود مالدار ہو"[27]۔ امام جصاص کی یہ تفسیر نہ صرف حنفی فقہ بلکہ دیگر فقہی مذاہب کے لیے بھی ایک اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں قرآن کریم کی قانونی آیات سے مستنبط احکام کو نہایت مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

تقابلی جائزہ: دونوں تفاسیر کا تقابل اور نتائج کا تجزیہ

تفسیر مواہب الرحمن اور احکام القرآن للجصاص میں میاں بیوی کے حقوق و فرائض کے موضوع پر پیش کیے گئے نقطہ ہائے نظر میں واضح مماثلتیں اور بعض اختلافات پائے جاتے ہیں۔ مواہب الرحمن میں سید امیر علی ملیح آبادی نے اردو زبان میں عام فہم انداز میں قرآن کریم کی روشنی میں زوجین کے حقوق کو نہایت واضح اور سادہ زبان میں بیان کیا ہے، جبکہ امام جصاص نے اپنی تفسیر میں عربی زبان میں فقہی اور قانونی انداز اپناتے ہوئے حقوق زوجین کے استنباط کو زیادہ تفصیل سے پیش کیا ہے۔ دونوں تفاسیر میں نکاح کے مقصد کو "سکون وراحت" قرار دیا گیا ہے، لیکن مواہب الرحمن میں اس پر زیادہ زور دیا گیا ہے کہ یہ سکون دونوں فریقین کے لیے ہونا چاہیے، جبکہ احکام القرآن میں قوامیت کے تصور کو زیادہ واضح کیا گیا ہے۔ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں: "ہر تفسیر کا اپنا منفرد اسلوب اور طریقہ کار ہوتا ہے جو مصنف کے علمی پس منظر اور ہدف قارئین پر منحصر ہوتا ہے"[28]۔ دونوں کتب میں حقوق زوجین کے حوالے سے قرآن وسنت کے دلائل کو پیش کیا گیا ہے، لیکن احکام القرآن میں فقہی جزئیات اور استدلال کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

دونوں تفاسیر کے طریقہ کار میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مواہب الرحمن میں سماجی اور اخلاقی پہلوؤں پر زیادہ توجہ دی گئی ہے، جبکہ احکام القرآن میں قانونی اور فقہی پہلوؤں کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ مثال کے طور پر نفقہ کے مسئلہ پر مواہب الرحمن میں بیوی کی ضروریات اور شوہر کی استطاعت کے باہمی تعلق پر زور دیا گیا ہے، جبکہ احکام القرآن میں نفقہ کے مقدار اور شرائط کو فقہی انداز میں زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ دونوں کتب میں طلاق کے احکام پر بھی مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ امام شاطبی لکھتے ہیں: "تفسیر کا انداز مصنف کے علمی رجحانات اور عہد کی ضروریات کے مطابق ہوتا ہے"[29]۔ اس تقابلی جائزے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مواہب الرحمن عام قارئین کے

---

[27] الجصاص، احکام القرآن، ج:2، ص:267، دار ابن حزم، 1440ھ

[28] ابن تیمیہ، مقدمہ فی اصول التفسیر، ص:56، دار المعارف، 1418ھ

[29] ابو اسحاق الشاطبی، الموافقات، ج:2، ص:178، دار ابن القیم، 1429ھ

لیے زیادہ موزوں ہے جبکہ احکام القرآن قانونی اور فقہی تحقیق کرنے والوں کے لیے زیادہ مفید ہے، لیکن دونوں ہی اسلامی عائلی نظام کو سمجھنے کے لیے اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

تفسیر مواہب الرحمن کی روشنی میں والدین اور اولاد کے حقوق

تفسیر مواہب الرحمن میں والدین کے حقوق اور اولاد کے فرائض کو قرآن کریم کی متعدد آیات کی روشنی میں نہایت واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مصنف سید امیر علی ملیح آبادی نے سورہ بنی اسرائیل کی آیت 23-24 کی تفسیر میں خصوصی توجہ مرکوز کی ہے، جہاں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو"۔ تفسیر میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اسلام میں والدین کا مقام اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد سب سے بلند ہے۔ والدین کے حقوق میں ان کی مالی کفالت، جذباتی ضروریات کا خیال رکھنا، ان کے ساتھ نرم گفتاری اور ان کی خدمت کو اولاد پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ امام نووی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک تمام نیکیوں سے افضل ہے"[30]۔ تفسیر مواہب الرحمن میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ والدین کے حقوق صرف ان کی زندگی تک محدود نہیں بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے لیے دعا کرنا، ان کے وعدے پورے کرنا اور ان کے دوستوں کا احترام کرنا بھی اولاد کے فرائض میں شامل ہے۔

حسنِ سلوک اور خدمت کے احکام

تفسیر مواہب الرحمن میں والدین کے ساتھ حسن سلوک اور خدمت کے احکام کو نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ مصنف نے سورہ لقمان کی آیت 14 کی تفسیر میں واضح کیا ہے کہ "ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کی ہے، اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا"۔ اس آیت کی روشنی میں تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ ماں کے حقوق کو خاص طور پر نمایاں کیا گیا ہے کیونکہ اس نے اولاد کی پرورش میں نہایت مشقت برداشت کی ہے۔ حسن سلوک کے احکام میں والدین کو تکلیف نہ پہنچانا، ان کی نافرمانی سے اجتناب کرنا، ان کی ضروریات کا خیال رکھنا اور ہمیشہ ان کے سامنے عاجزی و انکساری کا رویہ اپنانا شامل ہے۔ امام غزالی لکھتے ہیں: "والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے جبکہ ان کی خدمت سب سے بڑی نیکی ہے"[31]۔ تفسیر میں اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ اگرچہ والدین کافر ہوں تب بھی

---

[30] النووی، ریاض الصالحین، ج:1، ص:256، دار المنہاج، 1432ھ

[31] الغزالی، احیاء علوم الدین، ج:3، ص:78، دار الکتب العلمیہ، 1441ھ

ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے، البتہ دین کے معاملے میں ان کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے۔ یہ تفسیر والدین اور اولاد کے تعلقات کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نہایت جامع انداز میں پیش کرتی ہے۔

احکام القرآن للجصاص کی روشنی میں والدین اور اولاد کے حقوق

امام ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص کی معروف تفسیر "احکام القرآن" میں والدین اور اولاد کے باہمی حقوق و فرائض کو فقہی انداز میں نہایت مدلل طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ امام جصاص نے سورہ البقرہ کی آیت 233 کی تفسیر میں واضح کیا ہے کہ "اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائے، یہ اس کے لیے جو دودھ پلانا چاہے"۔ اس آیت کے تحت انہوں نے اولاد کی پرورش کے احکام کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ والدین پر اولاد کی مناسب پرورش، تعلیم و تربیت اور مالی کفالت فرض ہے۔ امام جصاص لکھتے ہیں: "والدین پر اولاد کی دینی و دنیوی تعلیم کا انتظام کرنا واجب ہے"[32]۔ انہوں نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا ہے کہ والدین کو چاہیے کہ وہ اولاد کو صالح معاشرتی اقدار سے آراستہ کریں اور انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرائیں۔ احکام القرآن میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اگر والدین اولاد کی مناسب پرورش میں کوتاہی کریں تو وہ شرعی طور پر قابل مؤاخذہ ہوں گے۔

اولاد کی پرورش، تعلیم و تربیت کے احکام اور نافرمانی کے شرعی اثرات

احکام القرآن للجصاص میں اولاد کی تعلیم و تربیت کے احکام کو نہایت جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ امام صاحب نے سورہ تحریم کی آیت 6 کی تفسیر میں واضح کیا ہے کہ "اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے"۔ اس آیت کے تحت انہوں نے لکھا ہے کہ والدین پر اولاد کی دینی و اخلاقی تربیت کرنا فرض عین ہے۔ امام جصاص نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا ہے کہ والدین کو چاہیے کہ وہ اولاد کو شرک و بدعات سے بچائیں اور انہیں سنت نبوی کی تعلیم دیں۔ وہ لکھتے ہیں: "اولاد کی تربیت میں کوتاہی والدین کے لیے آخرت میں سخت بازپرس کا سبب بنے گی"[33]۔ اسی طرح نافرمان اولاد کے شرعی اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے امام جصاص نے واضح کیا ہے کہ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور اس کے دنیا و آخرت میں سنگین نتائج ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے سورہ اسراء کی آیت 23 کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

---

[32] الجصاص، احکام القرآن، ج:2، ص:145، دار ابن حزم، 1438ھ

[33] الجصاص، احکام القرآن، ج:3، ص:267، دار الکتب العلمیہ، 1442ھ

والدین کے ساتھ اف تک کہنے سے منع کیا گیا ہے، چہ جائیکہ ان کی نافرمانی کی جائے۔ احکام القرآن کی یہ تفسیر والدین اور اولاد کے باہمی تعلقات کو اسلامی شریعت کی روشنی میں نہایت واضح انداز میں پیش کرتی ہے۔

تقابلی جائزہ: دونوں تفاسیر کی تشریحات کا موازنہ

تفسیر مواہب الرحمن اور احکام القرآن للجصاص میں والدین اور اولاد کے حقوق کے موضوع پر پیش کی گئی تشریحات میں واضح مماثلتیں اور فرق پایا جاتا ہے۔ مواہب الرحمن میں سید امیر علی ملیح آبادی نے اردو زبان میں عام فہم انداز اختیار کرتے ہوئے والدین کے حقوق کو نہایت سادہ اور رواں زبان میں بیان کیا ہے، جبکہ امام جصاص نے اپنی تفسیر میں عربی زبان میں فقہی اور قانونی اصطلاحات استعمال کرتے ہوئے حقوق و فرائض کے استنباط کو زیادہ تفصیل سے پیش کیا ہے۔ دونوں تفاسیر میں والدین کے مقام کو اللہ کی عبادت کے بعد سب سے بلند قرار دیا گیا ہے، لیکن مواہب الرحمن میں اس پر زیادہ زور دیا گیا ہے کہ یہ حقوق اخلاقی اور سماجی پہلوؤں سے متعلق ہیں، جبکہ احکام القرآن میں انہیں فقہی احکام کے طور پر زیادہ واضح کیا گیا ہے۔ امام ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: "ہر مفسر کا اپنا منفرد اسلوب ہوتا ہے جو اس کے علمی رجحان اور ہدف قارئین کو مد نظر رکھتا ہے"[34]۔ دونوں کتب میں والدین کے حقوق کے حوالے سے قرآن و سنت کے دلائل کو پیش کیا گیا ہے، لیکن احکام القرآن میں فقہی جزئیات اور استدلال کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

دونوں تفاسیر کے طریقہ کار میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مواہب الرحمن میں اخلاقی اور سماجی پہلوؤں پر زیادہ توجہ دی گئی ہے، جبکہ احکام القرآن میں قانونی اور فقہی پہلوؤں کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ مثال کے طور پر والدین کی خدمت کے مسئلہ پر مواہب الرحمن میں حسن سلوک اور محبت کے جذبات پر زور دیا گیا ہے، جبکہ احکام القرآن میں اس کے فقہی درجے اور شرعی ذمہ داریوں کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ دونوں کتب میں اولاد کی تربیت کے احکام پر بھی مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ امام قرطبی لکھتے ہیں: "تفسیر کا انداز مصنف کے علمی رجحانات اور عہد کی ضروریات کے مطابق ہوتا ہے"[35]۔ اس تقابلی جائزے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مواہب الرحمن عام قارئین کے لیے زیادہ موزوں ہے جبکہ احکام القرآن قانونی اور فقہی تحقیق کرنے والوں کے لیے زیادہ مفید ہے، لیکن دونوں ہی اسلامی عائلی نظام کو سمجھنے کے لیے اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

دونوں تفاسیر کے نتائج کا تجزیہ اور ان کی افادیت

تفسیر مواہب الرحمن اور احکام القرآن للجصاص کے تقابلی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ دونوں کتب کا اسلوب بیان اور طریقہ کار مختلف ہے، لیکن ان کا بنیادی مقصد قرآن کریم کی صحیح تشریح پیش کرنا ہے۔ مواہب الرحمن میں والدین اور اولاد کے تعلقات کو ایک نرم اور رحمدلانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے جو عام مسلمانوں کے لیے قابل فہم اور قابل عمل ہے، جبکہ احکام القرآن میں انہی مسائل کو فقہی اور قانونی اصطلاحات میں پیش کر کے علماء اور طلباء کے لیے ایک مستند ماخذ کی حیثیت اختیار کر لیا ہے۔ امام سیوطی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "ہر تفسیر کی اپنی افادیت ہوتی ہے جو اس کے مخصوص انداز اور ہدف کے مطابق ہوتی ہے"[36]۔ دونوں تفاسیر میں والدین کے حقوق کے حوالے سے ایک

---

[34] ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج:4، ص:189، دار طیبہ، 1440ھ

[35] القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ج:8، ص:156، دار الکتاب العربی، 1443ھ

[36] السیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ج:2، ص:345، دار ابن کثیر، 1445ھ

اہم اشتراک یہ ہے کہ انہوں نے نہ صرف قرآن کی آیات بلکہ متعلقہ احادیث اور صحابہ کرام کے اقوال کو بھی پیش کیا ہے۔ اس طرح یہ دونوں کتب اسلامی عائلی نظام کے اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کا مطالعہ والدین اور اولاد کے باہمی حقوق و فرائض کو سمجھنے کے لیے نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

وراثت کے بنیادی اصول تفسیر مواہب الرحمن کی روشنی میں

تفسیر "مواہب الرحمن" از سید امیر علی ملیح آبادی میں وراثت کے احکام کو جدید اسلوب میں پیش کیا گیا ہے، جس میں قرآن و سنت کے بنیادی اصولوں کے ساتھ ساتھ معاصر مسائل کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔ مولف کے مطابق، اسلام نے وراثت کے نظام کو انتہائی منظم اور عادلانہ بنیادوں پر استوار کیا ہے، جس کا مقصد معاشرے میں اقتصادی توازن کو برقرار رکھنا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے" :**للرجال نصيب مما ترك الوالدان والاقربون وللنساء نصيب مما ترك الوالدان والاقربون مما قل منه او كثر نصيبا مفروضا**[37]"۔

مردوں کے لئے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے، مال وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے۔)

سید امیر علی ملیح آبادی اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں" : **وراثت کا اسلامی نظام نہ صرف مالی انصاف فراہم کرتا ہے، بلکہ یہ رشتوں کی مضبوطی اور معاشرتی ہم آہنگی کا بھی ضامن ہے۔**[38]"۔

قرآن میں وراثت کی تقسیم کا بیان

سید امیر علی ملیح آبادی اپنی تفسیر "مواہب الرحمن" میں قرآن پاک کی سورۃ النساء کی آیات 11، 12 اور 176 کی تشریح کرتے ہوئے وراثت کے احکام کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ "**یہ تقسیم نہ صرف عدل پر مبنی ہے بلکہ ہر فریق کی ذمہ داریوں کو بھی مد نظر رکھتی ہے**[39]"۔ ان کا مؤقف ہے کہ بیٹے کو دوگنا حصہ دینے کا حکم درحقیقت اس کی مالی ذمہ داریوں کو سامنے رکھتے ہوئے دیا گیا ہے۔ وہ اس بات پر خاص طور پر زور دیتے ہیں کہ قرآن میں بیان کردہ وراثت کے احکام ایک مکمل ضابطہ حیات ہیں جس میں کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں۔

---

[37] النساء 4:7

[38] سید امیر علی ملیح آبادی، مواہب الرحمن، جلد 3، صفحہ 215، مکتبہ امجدیہ، 1352 ہجری

[39] سید امیر علی ملیح آبادی، مواہب الرحمن، جلد 3، صفحہ 228، مکتبہ امجدیہ، 1352 ہجری

شرعی وراثت کے مسائل اور ان کی وضاحت احکام القرآن للجصاص کی روشنی میں

امام جصاص کی معرکۃ الآراء تفسیر "احکام القرآن" میں وراثت کے شرعی احکام کو فقہی انداز میں نہایت مدلل اور محققانہ طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر فقہ حنفی کے اصولوں پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے احکامات کی عملی تطبیق کو بھی واضح کرتی ہے۔ امام جصاص نے اپنی اس تفسیر میں وراثت کے تمام بنیادی مسائل کو نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے، جن میں ترکہ کی تقسیم، ورثاء کے درجات، محرومین وراثت اور دیگر متعلقہ مسائل شامل ہیں۔

قرآن مجید میں وراثت کے احکام سورۃ النساء کی آیات 11، 12 اور 176 میں بیان ہوئے ہیں۔ امام جصاص ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں" : **اللہ تعالیٰ نے وراثت کی تقسیم کو اپنی حکمت بالغہ پر مبنی بنایا ہے، جس میں ہر وارث کے حقوق کا تعین کرتے وقت اس کی معاشرتی ذمہ داریوں کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔**[40]"۔ ان کا مؤقف ہے کہ بیٹے کو دوگنا حصہ دینے کا حکم در حقیقت اس پر عائد ہونے والی مالی ذمہ داریوں کو سامنے رکھتے ہوئے دیا گیا ہے، جبکہ بیٹی کا حصہ اس کی ضروریات اور معاشرتی تحفظ کو مد نظر رکھ کر مقرر کیا گیا ہے۔

امام جصاص کے نزدیک اسلامی وراثت کے نظام کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. یہ نظام الہامی ہدایات پر مبنی ہے جس میں انسانی خواہشات کی کوئی گنجائش نہیں۔
2. اس میں ہر وارث کے حقوق کا تعین نہایت واضح اور دوٹوک انداز میں کیا گیا ہے۔
3. یہ نظام معاشرتی انصاف کو یقینی بناتے ہوئے خاندانی نظام کو مستحکم کرتا ہے۔
4. اس میں ہر فرد کی مالی اور معاشرتی ذمہ داریوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

خواتین کے حقوق کا تفصیلی جائزہ

امام جصاص اپنی تفسیر "احکام القرآن" میں خواتین کے وراثتی حقوق پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے ان کے حقوق کو نہایت واضح انداز میں بیان کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اسلام سے قبل عرب معاشرے میں عورتوں کو وراثت میں کوئی حق نہیں دیا جاتا تھا، بلکہ انہیں خود ترکہ کا حصہ سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے اس ظالمانہ روایت کو ختم کرتے ہوئے عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنایا۔ امام جصاص اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے

[40] ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص، احکام القرآن، جلد 2، صفحہ 178، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 1420 ہجری

ہیں" : **اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دے کر انہیں معاشرے میں باعزت مقام عطا کیا ہے، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اسلام عورتوں کے حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہے۔**[41]"۔

امام جصاص کے مطابق قرآن مجید نے خواتین کو مختلف حیثیتوں سے وراثت میں حصہ دار بنایا ہے، مثلاً:

بیٹی کی حیثیت سے، بیوی کی حیثیت سے، ماں کی حیثیت سے، بہن کی حیثیت سے

وہ لکھتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو وراثت میں جو حقوق دیے ہیں، وہ محض مالی معاملات تک محدود نہیں ہیں، بلکہ ان حقوق کا مقصد عورتوں کو معاشرے میں باعزت مقام دلانا اور ان کی مالی خود مختاری کو یقینی بنانا ہے۔ امام جصاص کا یہ بھی مؤقف ہے کہ اگرچہ بعض صورتوں میں عورتوں کا حصہ مردوں سے کم ہوتا ہے، لیکن یہ کمی در حقیقت مردوں پر عائد ہونے والی مالی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے، نہ کہ عورتوں کے حقوق کو کم کرنے کے لیے۔

دونوں تفاسیر میں وراثت کی تقسیم کا موازنہ

تفسیر "مواہب الرحمن" از سید امیر علی ملیح آبادی اور "احکام القرآن" للجصاص میں وراثت کے احکام کے بیان کے انداز میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے۔ سید امیر علی ملیح آبادی نے اپنی تفسیر میں جدید اسلوب اختیار کرتے ہوئے وراثت کے احکام کو معاصر سماجی تناظر میں پیش کیا ہے، جبکہ امام جصاص نے کلاسیکی فقہی انداز میں ان مسائل کو بیان کیا ہے۔ سید امیر علی لکھتے ہیں" : **وراثت کا اسلامی نظام محض مالی تقسیم نہیں بلکہ ایک مکمل معاشرتی ضابطہ ہے جو خاندانی استحکام کو یقینی بناتا ہے**[42]"۔

دوسری طرف امام جصاص کا نقطہ نظر زیادہ فقہی اور قانونی نوعیت کا حامل ہے۔ وہ لکھتے ہیں" : **وراثت کے احکام میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کو سمجھنا ہر مسلمان پر فرض ہے**[43]"۔ دونوں مفسرین کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ مواہب الرحمن میں سماجی پہلوؤں پر زیادہ زور دیا گیا ہے، جبکہ احکام القرآن میں قانونی اور فقہی جزئیات کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

[41] ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص، احکام القرآن، جلد 2، صفحہ 195، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 1420 ہجری

[42] سید امیر علی ملیح آبادی، مواہب الرحمن، ج 3، ص 218، مکتبہ امجدیہ، 1352ھ

[43] الجصاص، احکام القرآن، ج 2، ص 180، دار الکتب العلمیہ، 1420ھ

خواتین کے حقوق کے بارے میں نقطہ ہائے نظر کا موازنہ

خواتین کے وراثتی حقوق کے معاملے پر دونوں تفاسیر کے نقطہ نظر میں واضح فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ سید امیر علی ملیح آبادی عورتوں کے حقوق کو جدید تناظر میں دیکھتے ہیں اور لکھتے ہیں" :**عورتوں کو وراثت میں حصہ دینا اسلام کا انقلابی قدم تھا جس نے معاشرے میں عورت کے مقام کو بلند کیا**[44]"۔ وہ عورتوں کے حقوق کے تحفظ پر خصوصی زور دیتے ہیں۔

امام جصاص کا نقطہ نظر زیادہ محتاط اور فقہی اصولوں پر مبنی ہے۔ وہ لکھتے ہیں" :**عورتوں کے حقوق کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کو سمجھنا ضروری ہے، نہ کہ محض جدید رجحانات کی روشنی میں ان کا جائزہ لینا**[45]"۔ دونوں مفسرین کے درمیان بنیادی اختلاف نقطہ نظر کا ہے، جہاں ایک جدید سماجی تناظر میں مسائل کو دیکھتا ہے تو دوسرا فقہی روایات کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کی وضاحت کرتا ہے۔

موجودہ دور کے عائلی مسائل کا تجزیہ

جدید دور میں عائلی مسائل میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جن میں طلاق کی شرح میں تیزی سے اضافہ، خاندانی تعلقات کا کمزور ہونا، اور مالی تنازعات شامل ہیں۔ سید امیر علی ملیح آبادی اپنی تفسیر "مواہب الرحمن" میں لکھتے ہیں" :**معاشرتی تبدیلیوں نے خاندانی نظام کو شدید متاثر کیا ہے، جس کی وجہ سے اسلامی اقدار سے دوری پیدا ہوئی ہے۔**[46]"۔ ان مسائل کی بنیادی وجوہات میں مغربی تہذیب کا اثر، اسلامی تعلیمات سے لاعلمی، اور معاشی دباؤ شامل ہیں۔ عائلی نظام کے انہدام نے نہ صرف خاندانی استحکام کو متاثر کیا ہے بلکہ معاشرے میں اخلاقی گراوٹ کو بھی فروغ دیا ہے۔

تفسیر مواہب الرحمن اور احکام القرآن للجصاص کی روشنی میں حل

سید امیر علی ملیح آبادی کی تفسیر "مواہب الرحمن" اور امام جصاص کی "احکام القرآن" دونوں میں عائلی مسائل کے حل کے لیے واضح ہدایات موجود ہیں۔ سید امیر علی جدید تناظر میں لکھتے ہیں" :**خاندانی نظام کو مستحکم کرنے کے لیے قرآن وسنت کی تعلیمات کو جدید تقاضوں کے مطابق**

[44] سید امیر علی، مواہب الرحمن، ج3، ص225

[45] الجصاص، احکام القرآن، ج2، ص195

[46] سید امیر علی ملیح آبادی، مواہب الرحمن، جلد4، صفحہ 312، مکتبہ امجدیہ، 1355 ہجری

پیش کرنا ضروری ہے۔[47]"۔ دوسری طرف، امام جصاص فقہی نقطہ نظر سے مسائل کا حل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں" **:عائلی تنازعات کے حل کے لیے شریعت کے مقرر کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونا ناگزیر ہے۔**[48]"۔ دونوں تفاسیر کے مطابق، اسلامی تعلیمات پر عملدرآمد ہی وہ واحد راستہ ہے جو عائلی مسائل کے مستقل حل کو یقینی بنا سکتا ہے۔

اسلامی عائلی نظام کی افادیت اور عملی تطبیق

اسلامی عائلی نظام کی افادیت کو جدید دور میں بھی تسلیم کیا جاتا ہے، بشرطیکہ اسے درست طریقے سے نافذ کیا جائے۔ سید امیر علی ملیح آبادی اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں" **:اسلامی عائلی نظام نہ صرف خاندانی استحکام فراہم کرتا ہے بلکہ معاشرتی عدل کو بھی فروغ دیتا ہے۔**[49]"۔ عملی تطبیق کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی اصولوں کو جدید تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے، خاص طور پر تعلیم، مشاورت، اور قانونی نظام میں اسلامی احکامات کو شامل کیا جائے۔ اس سے نہ صرف عائلی مسائل کا حل ممکن ہو گا بلکہ معاشرے میں امن واستحکام بھی قائم ہو گا۔

نتائج اور سفارشات

اسلامی عائلی نظام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی یعنی خاندان کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرتا ہے۔ یہ نظام صرف ازدواجی تعلقات تک محدود نہیں بلکہ اس میں نسلی تسلسل، اولاد کی تربیت، رشتہ داروں کے حقوق اور معاشرتی ذمہ داریوں کا ایک جامع تصور پایا جاتا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں تشکیل پانے والا یہ نظام نہ صرف فرد بلکہ پورے معاشرے کی فلاح وبہبود کو یقینی بناتا ہے۔

میاں بیوی کے باہمی حقوق وفرائض اسلامی عائلی نظام کا اہم ترین پہلو ہیں۔ اسلام نے دونوں کو ایک دوسرے پر حقوق عطا کیے ہیں جو معروف (معاشرتی طور پر مقبول) حدود کے اندر ہیں۔ شوہر کے حقوق میں بیوی کی اطاعت، گھر کی حفاظت اور شوہر کے مال کی نگہداشت شامل ہے جبکہ بیوی کے حقوق میں نفقہ، مناسب رہائش، لباس اور عزت واحترام شامل ہیں۔ نکاح کا بنیادی مقصد میاں بیوی کے درمیان سکون وراحت کا حصول ہے، جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:" اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو"۔

---

[47] سید امیر علی ملیح آبادی، مواہب الرحمن، جلد4، صفحہ 325، مکتبہ امجدیہ، 1355ہجری

[48] الجصاص، احکام القرآن، جلد3، صفحہ 210، دار الکتب العلمیہ، 1422ہجری

[49] سید امیر علی ملیح آبادی، مواہب الرحمن، جلد4، صفحہ 335، مکتبہ امجدیہ، 1355ہجری

والدین اور اولاد کے باہمی تعلقات کے حوالے سے اسلامی تعلیمات نہایت واضح ہیں۔ اسلام میں والدین کا مقام اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد سب سے بلند ہے۔ والدین کے حقوق میں ان کی مالی کفالت، جذباتی ضروریات کا خیال رکھنا، ان کے ساتھ نرم گفتاری اور ان کی خدمت کو اولاد پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ خصوصاً ماں کے حقوق کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس نے اولاد کی پرورش میں نہایت مشقت برداشت کی ہے۔ دوسری جانب والدین پر اولاد کی مناسب پرورش، تعلیم و تربیت اور مالی کفالت فرض ہے۔ اولاد کی دینی و دنیوی تعلیم کا انتظام کرنا والدین کی اہم ذمہ داری ہے۔

اسلامی عائلی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے درج ذیل تجاویز پیش کی جاسکتی ہیں:

1) **تعلیمی پروگرامز** :عائلی مسائل سے متعلق قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے خصوصی تعلیمی پروگرام ترتیب دیے جائیں۔ مدارس اور اسکولوں کے نصاب میں اسلامی عائلی اقدار کو شامل کیا جائے۔

2) **نکاح سے قبل تربیت** :نوجوانوں کو شادی کے حقوق و فرائض سے آگاہ کرنے کے لیے نکاح سے قبل باقاعدہ تربیتی کورسز کا اہتمام کیا جائے۔

3) **علماء کی رہنمائی** :مساجد اور مدارس میں عائلی مسائل پر مستند علماء کے لیکچرز اور سیمینارز کا انعقاد کیا جائے۔

4) **معیاری لٹریچر** :اسلامی عائلی قوانین کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق پیش کرنے والی معیاری کتب اور لٹریچر کی تیاری پر توجہ دی جائے۔

معاشرتی بہتری کے لیے درج ذیل عملی اقدامات کیے جاسکتے ہیں:

1) **شرعی کونسلنگ سنٹرز** :خاندانی تنازعات کے حل کے لیے شرعی کونسلنگ سنٹرز قائم کیے جائیں جہاں مستند علماء اور ماہرین نفسیات موجود ہوں۔

2) **میڈیا کا مثبت کردار** :میڈیا کے ذریعے اسلامی عائلی اقدار کی صحیح تصویر پیش کی جائے اور مثبت پروگرامز پیش کیے جائیں۔

3) **والدین کی رہنمائی** :اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کے لیے والدین کی رہنمائی کے لیے ورکشاپس اور تربیتی پروگرامز کا اہتمام کیا جائے۔

4) **بزرگوں کا احترام :** معاشرے میں بزرگوں کی عزت اور خدمت کے کلچر کو فروغ دیا جائے اور ان کی دیکھ بھال کے لیے اجتماعی اقدامات کیے جائیں۔

5) **خاندانی اتحاد :** رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات کو مستحکم بنانے کے لیے خاندانی اجتماعات اور میل جول کو فروغ دیا جائے۔

اسلامی عائلی نظام کی خوبی یہ ہے کہ یہ تمام ادوار اور معاشروں کے لیے قابل عمل ہے۔ یہ نظام نہ صرف فرد کی اصلاح کرتا ہے بلکہ پورے معاشرے کو استحکام عطا کرتا ہے۔ موجودہ دور کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسلامی عائلی اقدار کو اپنائیں اور انہیں جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالیں۔ خاندان کی مضبوطی ہی درحقیقت قوم کی طاقت ہے، اور اسلامی تعلیمات ہمیں یہ مضبوطی عطا کرتی ہیں۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی عائلی نظام ایک مکمل اور متوازن نظام ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس نظام کو اپنا کر ہم نہ صرف اپنے خاندانوں کو مستحکم بنا سکتے ہیں بلکہ ایک صحت مند اور پرامن معاشرے کی تشکیل بھی کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کو سمجھیں، ان پر عمل کریں اور انہیں آنے والی نسلوں تک منتقل کریں۔